© rasailojaraid.com

صدقے جاواں

آج کی خبر

ازقلم ن ف صدیقی

کہتے ہیں ایک بیٹے نے اپنی والدہ کو کبھی امی جی نہیں کہا تھا اس کی والدہ اس بات کو ترس گئی کہ میرا بیٹا بھی مجھے امی کہہ کر پکارے مگر بیٹا اتنا نالائق تھا کہ وہ کسی صورت میں بھی اپنی امی کو امی جان کہنے کیلئے تیار نہ تھا ایک دن اس بچے کو باہر کسی نے مارا تو وہ گھر آ کر اپنی ماں سے اس کی شکایت کرتے ہوئے کہتا ہے امی جی مجھے فلاں آدمی نے مارا ہے تو اس کی والدہ نے بچے کی شکایت کو تو نظر انداز کر دیا مگر اسے اس بات کی بہت خوشی ہوئی کہ اس کے بیٹے نے اسے امی کہا ہے تو کہنے لگی بیٹا میں اس آدمی کے صدقے (قربان) جاؤں جس نے تجھے امی کہنا سکھایا ہے۔ یہی حال امریکی صدر کروسیڈی بش کا ہے کہ اس میں اتنی رعونت، تکبر اور غرور تھا کہ وہ انسانوں کو انسان سمجھنے کیلئے بھی تیار نہ تھا شاید کہ اس کے اپنے اندر انسانیت نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کشمیر ہو یا فلسطین، کسووا، ہو یا افغانستان۔ ہر جگہ مسلمانوں کا بے دردی سے خون بہایا گیا اور اس سب میں کروسیڈی بش بالواسطہ یا بلاواسطہ شریک تھا اور ہے حتیٰ کہ جب کبھی ان مظلوموں کی حمایت میں اقوام متحدہ یا کسی بھی عالمی فورم پر کوئی آواز بلند ہوئی تو اس کی مخالفت کرنے میں امریکہ یا تو اکیلا تھا یا پھر نمایاں۔ ابھی انہی دنوں پوری دنیا بلا تفریس مسلم وغیر مسلم امریکہ کو عراق میں وحشیانہ کھیل کھیلنے روکا گیا مگر اس پر کوئی اثر نہ ہوا اور اب اس کے اپنے گھر میں عراق کی حمایت اور بش کی مخالفت کی جا رہی ہے لیکن وہ اس احتجاج کو پرکاہ کے برابر بھی اہمیت دینے کیلئے تیار نہیں ہے۔ گذشتہ دنوں اس کا اپنا بیان تھا کہ عراقی قیدیوں پر جنیوا کنونشن کے اصول وقانون، قواعد، وضوابط لاگو نہیں ہو سکتے مگر جب عراق کے صحراؤں میں نہتے عراقیوں نے بش اور اس کے پالتو ٹونی بلیئر کو، نانی سخنہ، یاد کروا دیا اور امریکیوں کے جھوٹ اور مکر وفریب کا پردہ چاک کرتے ہوئے امریکی پائلٹوں اور دیگر قیدی فوجیوں کو ٹی۔وی پر دکھا دیا تو تکبر وغرور اور رعونت ونخوت اور مجسمہ حماقت کو فوراً جنیوا کنونشن یاد آ گیا اور اس نے یہ واویلا کرنا شروع کر دیا کہ عراق نے اپنے اس اقدام سے جنیوا کنونشن کی خلاف ورزی کی ہے۔ بندہ ''پچھے'' جب تو نے افغانیوں کو اپنی بربریت کے ثبوت کیلئے سر عام برہنہ کیا اور انہیں ننگے بدن گوانتانا موکے پنجروں میں بند کر دیا تو اس وقت جنیوا کنونشن منعقد نہیں ہوا تھا؟ اور کیا اس وقت تک اس نے جنگی قیدیوں کیلئے کوئی قانون وضع نہیں کیا تھا۔ سب کچھ تھا مگر اس کروسیڈی اور احمق کو اپنا انجام یاد نہیں تھا باوجود متعصب مذہبی عیسائی ہونے کے وہ اللہ تعالیٰ کے اس قانون اور اعلان کو خاطر میں نہیں لاتا تھا کہ: ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لفسدت الارض۔ اب یوں محسوس ہوتا ہے کہ قدرت نے اسے بے لگام اور مست ہاتھی کی لگان دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جبھی تو اسے عرب کے ریگزاروں میں ریت پھانکنے کیلئے لے آیا ہے۔ کہ جہاں کی آب وہوا، موسم اور شہر ودیہات ان شاء اللہ اس بد معاش کے کس بل نکال دیں گے اور وہ وقت دور نہیں جب یہ عراق سے جان چھڑانا چاہے گا مگر کوئی اس کو باعزت نکلنے کا راستہ بجھائی نہیں دیگا۔ مسلم حکمرانوں کیلئے بھی یہ موقع غنیمت ہے کہ وہ متفق ومتحد ہو کر اپنے تمام وسائل بروئے کار لا کر اس دشمن پر ایسی کاری ضرب لگائیں کہ عراق کی جنگ اس عالمی غنڈے کیلئے آخری جنگ ثابت ہو اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کی مدد فرمائے اور دشمنان دین کو نیست ونابود کرے۔ آمین ثم آمین۔ بہر حال، عراقی عوام کیلئے یہ کہنے کو جی چاہتا ہے کہ ''تہاڈے صدقے جاواں جناں بش نوں عالمی قوانین یاد کرا دتے''۔

© rasailojaraid.com